ماہِ رمضان: سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارہ کا عملی نمونہ

مجتبیٰ راٹھور

تعارف

دنیا کے ہر معاشرے اور تہذیب میں کچھ ایسی اقدار، عوامل یا مذہبی اور ثقافتی رسومات ہوتی ہیں جو وہاں کے سماج کو پنپنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ سماج کا باہمی ربط، مختلف طبقات کا آپس میں حسنِ سلوک اور رواداری، سماجی انصاف اور مساوات جیسی اقدار ہی معاشرے میں سماجی ہم آہنگی پیدا کرتی ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں انتشار، بے ربطی، تصادم، بدامنی کا پیدا ہونا اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ ایسے سماج نے ان عوامل، اقدار اور رسومات کو فراموش کر دیا ہے جس سے سماج امن کا گہوارہ بنتا ہے۔ سماجی اتفاق و اتحاد، مختلف طبقات کے درمیان ہمدردی اور باہمی قدر و احترام، پرامن بقائے باہمی، مختلف رنگ، نسل، ذات، مذہب و عقیدہ کے درمیان ہم آہنگی کا فروغ، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اور ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل کے لیے قائم ہوا تھا جہاں دینِ اسلام کے اصولوں کے تحت سماج کی بنیاد رکھی جا سکے، مگر یہاں اسلامی تعلیمات کی بجائے نفرت کے ایسے بیج بوئے اور اگائے گئے کہ سماج کے افراد اچھی اقدار کو اپنانے کی بجائے آپس میں دست و گریبان ہو گئے۔

پاکستانی معاشرے میں سماجی ہم آہنگی کا فقدان موجودہ دور کا ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے، جو کہ مختلف اقسام کے سیاسی، مذہبی، مسلکی، اور علاقائی تعصب کی بنا پر مزید بڑھتا جا رہا ہے۔ اس فقدان کے پسِ پشت کئی عوامل ہیں جو معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کرتے ہیں۔ پاکستان میں سیاست کے میدان میں تعصب اور نفرت کو مسلسل ترویج دیا جا رہا ہے، جس سے معاشرے میں پہلے سے موجود مختلف طبقات اور افراد کے درمیان تقسیم مزید گہری ہوتی جا رہی ہے۔ اس سیاسی تعصب کی بنا پر معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچتا ہے، جس سے لوگ اپنے مفادات کیلئے ایک دوسرے کی بہتری کو نظر انداز کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے مابین مذہبی، فکری اور مسلکی اختلافات تو قیامِ پاکستان سے ہی ساتھ ہیں، مگر ان مسلکی اختلافات کی بنا پر مختلف طبقات اور گروہوں میں فرقہ وارانہ تنازعات بعض اوقات تشدد کی طرف لے جاتے ہیں۔ اس وقت مختلف علاقائی تعصّبات پیدا کر کے بھی لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو کہ معاشرتی تعلقات کو کمزور کرنے کا سبب ہے۔ ان تمام تعصّبات کو سوشل میڈیا کے ذریعے اس قدر پھیلایا جا رہا ہے کہ نوجوانوں کے اندر سے برداشت ختم کر دی گئی ہے۔

اس صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس سماج میں بہتری لائی جا سکتی ہے کہ نہیں؟ کیا پاکستانی معاشرے میں سماجی ہم آہنگی کا فقدان مختلف عوامل کی بنا پر بہتر ہو سکتا ہے؟ یقیناً اس کا حل تکریمِ انسانیت، باہمی احترام، اور معاشرتی انصاف کے اصولوں پر ہی مبنی ہے۔ اسلام نے اسی تصور کو بارہا اپنے ماننے والوں کے لیے اجاگر کیا ہے، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا'' دوسری جگہ ارشاد ہے: ''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ ایک

دوسرے کو شناخت کرو، اور خدا کے نزدیک تم میں سے قابلِ اکرام اور عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو' اسی تصور کی عملی نظیر نبی اکرمؐ کے اسوۂ حسنہ سے بھی ملتی ہے، آپؐ کے زمانے میں ایک عورت کا جنازہ گزر رہا تھا، اللہ کے رسول کھڑے ہوگئے، صحابہؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو یہودی ہے، اللہ کے رسول نے فرمایا ''الیسَت نفساً، یعنی کیا وہ انسان نہیں؟ یعنی ہر انسان کی تکریم ہم پر لازم ہے، چاہے وہ کسی بھی مذہب، رنگ و نسل سے ہو۔

اسی طرح سماجی انصاف اور مساوات کا اصول، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایامِ تشریق کے درمیانے دن کو خطب الوداع ارشاد فرمایا اور فرمایا: ''لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، آگاہ ہو جاؤ! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو گورے رنگ والے پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ کے ساتھ''۔ علاوہ ازیں اسلام کی اجتماعی عبادات جیسا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بھی سماجی ہم آہنگی کو پروان چڑھانے کا عملی نمونہ ہیں، مگر ہمارے سماج میں اکثریت نے ان باتوں کو اور ان اقدار کو فراموش کر دیا ہے۔ ان سب باتوں سے قطع نظر ہمیں رمضان المبارک میں سماج میں ہم آہنگی کی ایک جھلک نظر آتی ہے جس پر ہم بات کرتے ہیں۔

رمضان المبارک اور سماجی ہم آہنگی

رمضان المبارک، اسلامی عالم کے لئے ایک بہت ہی مقدس اور برکتوں بھرا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ قرآنِ پاک کے نازل ہونے کے موقع کو یاد دلاتا ہے اور مسلمانوں کو روحانی تزکیہ اور تربیت فراہم کرتا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان رمضان المبارک کے مہینے میں اسلامی روایات اور اقدار کا عملی نمونہ پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے پناہ فضل و کرم فرماتے ہیں اور ان کی مغفرت کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اس مہینے میں مسلمان روزہ رکھتے ہیں، جس سے ان کا تقویٰ اور ضبطِ نفس بڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ، رمضان المبارک سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کا بھی ایک عملی نمونہ پیش کرتا ہے۔

قرآن و سنت میں سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

''اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو''۔ سورۃ آل عمران 103:

اسی طرح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے، جو اپنے لیے کرتا ہوں''۔ صحیح بخاری

رمضان المبارک میں سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے بہت سے عملی مظاہرے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ تمام مسلمان چاہے وہ امیر ہیں یا غریب، سب ایک ہی طرح روزہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں۔ روزہ رکھنے سے مسلمانوں میں مساوات اور بھائی چارے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسی مہینہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں اور ناداروں کی مدد ہوتی ہے اور معاشرے میں مساوات پیدا ہوتی ہے۔ اجتماعی سطح پر افطاری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ افطار کے وقت مسلمان ایک دوسرے کے گھروں میں جاتے ہیں اور ایک ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ اس سے ان میں محبت اور الفت کا جذبہ بڑھتا ہے۔ تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے جس سے مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان خیرات و صدقات بھی بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ اس سے غریبوں اور ناداروں کی مدد ہوتی ہے اور معاشرے میں ہمدردی اور بھائی چارے کا جذبہ بڑھتا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تراویح، تہجد، اعتکاف اور دیگر خاص عبادات بھی کرتے ہیں۔ ان عبادات سے مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آتے ہیں۔

ماہِ رمضان سخاوت، بھوک اور پیاس کی قربانی کا دوسرا نام ہے جس کو تمام دنیا کے لوگ عقیدت و احترام سے دیکھتے ہیں۔ اسلام کی

تعلیمات پر عمل کرنے اور مسلمانوں کے مذہبی تہوار کو اکھٹے مل کر منانے سے سماجی ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

افطاری اور سحری: رمضان کے مہینے میں افطاری اور سحری کے وقت مسلمانوں کا ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی سنت ہے اور سوسائٹی کے مختلف طبقات اور لوگوں کے درمیان محبت اور ہمدردی کی بھی علامت ہے۔ رمضان کے مہینے میں لوگ اپنے گھروں میں افطار کے وقت اور سحری کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ افطار کے وقت عوام اپنے گھروں میں اور مساجد میں افطار کرتے ہیں، جہاں وہ مختلف محنت کشوں اور غریبوں کو بھی افطاری کی دعوت دیتے ہیں۔ سحری کے وقت بھی لوگ اپنے گھروں میں اور مساجد میں سحری کرتے ہیں، اور دیگر لوگوں کو بھی اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔

افطاری کے وقت مسلمانوں کی محبت اور امن کی باتیں کرتے ہوئے دیکھنے کو ملتی ہیں، جو ان کے درمیان بھائی چارے کی بنیاد مضبوط کرتی ہیں۔ افطاری اور سحری کے وقت مسلمانوں کی ایک دوسرے کے لیے دعائیں اور خوشیوں کا اظہار بھی قابلِ دید ہوتا ہے۔ یہ مواقع ایک دوسرے کے حالات اور مشکلات کو سمجھنے اور سامنے لانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

صدقات اور زکوٰۃ کی تقسیم: صدقات اور زکوٰۃ کی تقسیم اسلامی معاشرے میں ایک اہم اور بنیادی عبادت ہے، جو مسلمانوں کے مالی

معاملات کو اجتماعی طور پر بہتر بنانے اور سماجی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے لازمی قرار دی گئی۔ رمضان المبارک کے مہینے میں اس فرض کو ادا کرنے کی خصوصی اہمیت ہے، جس سے مسلمان معاشرے میں معاشی استحکام اور بھائی چارہ فروغ پاتا ہے۔ رمضان المبارک کے دوران مسلمان اپنی زندگی کے مالی امور کو بہتر بنانے کے لئے زکوٰۃ اور صدقات دینے کی روایت پر عمل کرتے ہیں۔ ان کی مالی مدد سے غریبوں، یتیموں، اور محتاجوں کی مدد کی جاتی ہے، جس سے سماج میں محرومیوں کا ازالہ ہوتا ہے اور معاشرہ معاشی ناانصافی سے محفوظ رہتا ہے۔ صدقات اور زکوٰۃ کی تقسیم کا یہ عمل مسلمانوں کو انسانیت کے اصولوں کو عمل میں لانے کی تربیت دیتا ہے۔ اس کے ذریعے لوگ اپنی زندگی کے مختلف حصوں میں امید، محبت، اور بھائی چارہ کی روح کو زندہ رکھتے ہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ انسانوں کو معاشرتی مسائل اور مشکلات کے حل کے لئے بھی ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ اس مہینہ میں زکوٰۃ، صدقات، اور خیرات دینے کی عادت کو مدنظر رکھتے ہوئے غریبوں اور ضعیفوں کی مدد کا عمل تکریمِ انسانیت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ مساجد، دینی مدارس، اور انفرادی سطح پر بھی لوگ امدادی سامان اور خیرات کی تقسیم کرتے ہیں، جو معاشرتی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے اصولوں کا عملی نمونہ ہیں۔ اسلامی شریعت میں زکوٰۃ اور صدقات کی اہمیت کو بہت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جہاں مسلمانوں کو اپنے مال کا ایک حصہ غریبوں

کے حق میں خرچ کرنے کی شدید ترغیب دی گئی ہے۔صدقات اور زکوٰۃ کی تقسیم کا ایک اہم مقصد غریبوں، یتیموں، اور محتاجوں کی مدد اور حمایت ہے مگر اس عمل کے ذریعے مسلمانوں کے اندر مالی مدد، انسانی ہمدردی، اور روحانی تربیت کو فروغ دیا جاتا ہے، جس سے سماج میں بہتری اور محبت کی روح پیدا ہوتی ہے۔انسان کے اندر باہمی ہمدردی اور احترام کا یہی جذبہ آج بھی مطلوب ہے جو یقیناً دنیا کے اندر مختلف ممالک اور اقوام کے اندر خانہ جنگی اور تصادم کو روک سکتا ہے۔

پاکستان کے تناظر میں رمضان المبارک کا مہینہ

جیسا کہ ذکر ہوا کہ رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لیے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بحثیت مسلمان ہمیں اس مہینے کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ رمضان المبارک کو پاکستان میں امن اور بھائی چارے کا مہینہ کہا جا سکتا ہے۔ اس مہینے میں ہمیں اپنے اردگرد ایسے مناظر کثرت سے دیکھنے کو ملتے ہیں جہاں لوگ کئی مقامات پر افطاری اور سحری کے لئے جمع ہوتے ہیں جس سے سماج میں باہمی روابط کو فروغ ملتا ہے۔ پاکستان ایک کثیر المذاہب اور کثیر الثقافتی ملک ہے، اس لیے یہاں ہمیں بین المذاہب افطار پارٹی کا تصور بھی نظر آتا ہے۔ جس کا مقصد مساوات، بھائی چارے اور اخوت کے آفاقی پیغام کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ رمضان کے مہینے میں پاکستان میں مساجد فعال ہو جاتی ہیں جہاں قرآن کی تلاوت، دورۂ تفسیر، اور اسلامی تعلیمات کا درس ہوتا ہے۔ ان مراکز میں مختلف افطاری اور سحری کے اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں، جہاں لوگ ایک دوسرے کو مدد فراہم کرتے ہیں اور بھائی چارے کے اصولوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود اب بھی سماج کی اکثریت اس مہینہ کی اہمیت کو خاطر میں نہیں لاتی اور اسے عام مہینوں کی طرح ہی گزارتے ہیں۔

سماج میں ہم آہنگی، امن وامان اور رواداری کے قیام کے لئے اس مہینہ کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کی روح کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔ رمضان المبارک کی ان بابرکت ساعتوں سے مستفید ہونے کے لئے تمام مسلمان اس ماہ میں باہمی رنجش اور تعصّبات کو بھلا کر باہمی ہمدردی، احترام کو فروغ دیں۔ اس مہینہ میں ایک خاص طبقہ ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری کے لیے اشیاء کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کر دیتا ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ دنیاوی وقتی مالی منفعت کے لیے ایسے لوگ اس مہینہ کی حرمت کا لحاظ نہیں رکھتے، ایسے میں ان لوگوں کی عبادات اور خیرات بھی رائگاں ہو جاتی ہے۔ بحثیت مسلمان ہم اس ماہ میں صدقہ و خیرات میں غیر معمولی اضافہ کریں اور مخلوقِ خدا کے لیے مشکلات کی بجائے آسانیاں پیدا کریں۔ عام دنوں میں اللہ کی راہ میں ہم جو خرچ کرتے ہیں، رمضان میں اس سے زیادہ خرچ کریں۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ کا خیرات کا معمول ایسا ہو جاتا تھا جیسے آندھی میں تیز ہوا، یعنی بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے۔ ہم کو چاہیے کہ اس ماہِ مبارک میں غریبوں اور ناداروں کو زیادہ سے زیادہ دیں اور اس پر شکر ادا کریں۔ کسی کی مدد کرنا دراصل رب العالمین کی رحمت ہے جو وہ

ہمارے ذریعے کرواتا ہے، اس لیے اگر کسی کو نیک کام کی اور کسی کی امداد کی توفیق ملے تو اس کو شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے اس کو اپنی رحمت کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

اس کے علاوہ رمضان المبارک میں صلہ رحمی کا خصوصی معمول بنانا چاہیے۔ رشتے داروں کے حقوق زیادہ سے زیادہ ادا کرنے چاہئیں۔ اگر کسی رشتہ دار سے ناچاقی ہے یا جھگڑا ہے تو رمضان المبارک شروع ہوتے ہی اس سے اپنا جھگڑا ختم کر دیں، اس سے معافی مانگیں اور اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صلہ رحمی کا معاملہ کریں۔ روزے میں اکثر اوقات معمولی بات پر ہم برداشت کا دامن چھوڑ دیتے ہیں، اس لیے ہمیں اس موقع پر تحمل اور برداشت کا رویہ اپنانا چاہیے۔ تعصبات اور نفرت کو ہوا دینے کی بجائے اگر ہم ماہ میں محبت کو فروغ دیں تو ہم اس راستے پر ضرور گامزن ہو سکتے ہیں جو سماجی ہم آہنگی کی طرف لے جائے گا۔ رمضان المبارک کا مہینہ سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانیت کے لئے ایک بڑا عملی نمونہ ہے۔ اس مہینے میں مسلمانوں کو روزہ رکھنے، نماز پڑھنے، قرآن کی تلاوت کرنے اور صدقہ و خیرات دینے کی ترغیبات دی جاتی ہیں۔ ان تمام عبادات کے ذریعے انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنے کی تربیت دی جاتی ہے اور اسی سے انسانیت میں محبت، اتحاد، اور امن کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں۔